قرآن کا مطالبہ

مکمّل اطاعت وسپردگی

از

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی

www.abulhasanalinadwi.org

(جملہ حقوق محفوظ)

طبع دوم

۱۴۱۰ھ — ۱۹۸۹ء

کتابت ———— ظہیر احمد کاکوروی
طباعت ———— لکھنؤ پبلشنگ ہاؤس (آفسٹ)

باہتمام

محمد غیاث الدین ندوی

طابع و ناشر

مصلح الدین احمد حیدرآبادی مقیم جدہ

ملنے کا پتہ

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

(ندوۃ العلماء)

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تقریر جدّہ کی مشہور مسجد "مسجد بوہرہ" میں ۲۷ر نومبر ۱۹۸۸ء کو کی گئی تھی، حاضرین میں ہندوستانی و پاکستانی احباب کی بڑی تعداد موجود تھی، افادۂ عام کی غرض سے اس تقریر کو "مسجد شعیبی" جدّہ کے امام و خطیب شیخ عبداللہ بسفر کی خواہش پر علیحدہ سے شائع کیا جارہا ہے۔

ناشر

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

قرآن کا مطالبہ

مکمّل اطاعت و سپردگی

حمد و صلوٰۃ کے بعد:-

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ [1]

میرے بھائیو، اور دوستو! میں نے آپ کے سامنے قرآن کی ایک آیت پڑھی ہے، اس کا ترجمہ ہے: "اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ سِلم (صُلح) میں پورے کے پورے اور شیطان کے نقشہائے قدم کی پیروی نہ کرو، وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اگر تم سے لغزش ہوئی صاف صاف باتیں آجانے کے بعد، تو یاد رکھو کہ خدائے تعالیٰ غالب اور حکیم ہے"۔

حضرات:- یہ آیت بڑی چونکا دینے والی ہے، اللہ سے جنگ کا کیا مطلب ہے کیا اس کا کوئی امکان ہے، کیا اس کا کوئی تصوّر کر سکتا ہے، بھلا بندہ

---

[1] سورۃ البقرۃ - ۲۰۸ - ۲۰۹

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ سے جنگ کر سکتا ہے لیکن قرآن میں لفظ یہی استعمال کیا گیا ہے، جس سے ہمارے کان کھڑے ہو جانے چاہئیں بلکہ جسم لرز جانے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ جو مالک الملک، خالقِ کائنات، قادر مطلق اور محسن و منعم ہے وہ اپنے بندوں سے کہے کہ اے ایمان والو! صلح میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے، ہم سے جنگ، محاذ آرائی اور مقابلہ کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے!

بظاہر ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ "فِی السِّلْمِ" کے بجائے "فِی الْاِسْلَامِ" کہا جاتا یعنی اسلام میں داخل ہو جاؤ، مگر نہیں، یہاں سِلم میں داخل ہونے کو کہا گیا یعنی خدا کے ساتھ تمہارا معاملہ، فرمانبردارانہ، مُصالحانہ، مُطیعانہ اور مُکمّل ہونا چاہیئے، عقائد میں بھی، فرائض و عبادات میں بھی، طرزِ معاشرت اور طریقۂ زندگی میں بھی تمھیں اللہ کی تعلیمات اور سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اور بتائے ہوئے احکام کا پابند ہونا چاہیئے اور تعلقات میں بھی اس کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ اللہ کے دشمن سے وفاداری اور اطاعت و فرمانبرداری کا تعلق نہ ہو، "اسلام" کا لفظ "سِلم" ہی سے نکلا ہے، عربی زبان و لغت کے لحاظ سے "اسلام" کے معنی ہیں اپنے کو حوالہ کر دیا، سرنڈر کر دیا، اپنی ہر چیز سے دستبردار ہو گیا، اپنی ملکیت سے خواہش، مصالح و مفادات سے فوائد و ضرر میں فرق کے لحاظ، اور احساس سے دستبردار ہو گیا، اپنے کو خدا کے احکام کے قدموں میں ڈال دیا، اور اپنے کو بالکل سپرد کر دیا اور سِلم کے معنی صُلح کے ہیں،

www.abulhasanalinadwi.org

قرآن میں دوسری جگہ آیا ہے" وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا" (اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی صلح کی طرف مائل ہو جائیے) "اُسالم من سالم واُحارب من حارب" مصالحانہ رویہ اختیار کرتا ہوں، اس کے لئے جو مجھ سے مصالحانہ رویہ اپنائے اور مقابلانہ و محاربانہ رویہ اختیار کرتا ہوں اس کے لئے جو جنگ کرے، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دیگر مقامات پر اپنے لئے ایسے پرجلال و رباعظمت الفاظ استعمال کئے ہیں جو لرزا دینے والے اور تھرا دینے والے ہیں، مثلاً سود کے بارے میں آیا "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ o فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ"[1] اگر تم نے سود نہیں چھوڑا تو تیار ہو جاؤ اللہ سے لڑنے کے لئے، جنگ کرنے کے لئے، اور اسی طرح حدیث قدسی میں آیا ہے" من اٰذیٰ لی ولیًا فقد اٰذنتہ بالحرب" (میرے کسی دوست اور مقبول بندے کو جو ستائے گا ایذا پہونچائے گا تو میں نے اس کے لئے اعلان جنگ کر دیا۔)

تو بظاہر دور اور بہت دور کی بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ کون سا شامت زدہ اور بدنصیب ہوگا جو خدا سے جنگ کی ٹھانے گا جو خدا سے برسر مقابلہ ہوگا لیکن انسانوں کی نفسیات، انسانوں کی زندگی کے تجربات، اللہ و رسول کی تعلیمات کے مقابلہ میں طرز عمل اور ان کے کردار کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے، اس کا امکان ہے کہ ایک آدمی اسلام

---

[1] سورۃ البقرۃ ۔ ۲۷۸ ۔ ۲۷۹

www.abulhasanalinadwi.org

کا دعویٰ بھی کرے، اللہ کے بندہ ہونے کا دعویٰ اور اعتراف کرے اور پھر بعض چیزوں میں اللہ تعالیٰ سے (معاذ اللہ، سو بار معاذ اللہ) بر سر جنگ ہو یعنی کچھ مانے اور کچھ نہ مانے ـــــ اللہ کے یہاں رِزرویشن اور تحفظ کے ساتھ اور اپنی مرضی کو دخل دیتے ہوئے کوئی بندگی کا تعلق قائم کرے کہ اچھا صاحب، ہم عقائد کو تو مانتے ہیں، بیشک توحید برحق، معاد اور آخرت کا عقیدہ برحق، حساب و کتاب برحق، لیکن معاشرہ میں، تہذیب میں، اپنی گھریلو زندگی میں، اپنے عزیزوں کے ساتھ تعلقات میں، لین دین میں، کاروبار میں، تجارتی معاملات میں ہم آزاد ہیں ـــــ تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے یہ آیت اسی لئے نازل ہوئی ہے، اور یہ آیت گویا تازیانۂ عبرت ہے، ایک بہت بڑے خطرے کا اعلان ہے کہ خدا فرماتا ہے، اے وہ لوگو جن کو ایمان لانے کا دعویٰ ہے "اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً" اللہ کے ساتھ پورے طور پر صلح میں داخل ہو جاؤ، یہاں یہ نہیں چلے گا کہ اتنا ہم مانتے ہیں اتنا ہم نہیں مانتے ہیں "میٹھا میٹھا تو ہپ ہپ ہے کڑوا کڑوا تھو تھو"، یہ نہیں، آپ یہی دیکھ لیجئے کہ مسجد میں داخل ہوتا ہے آدمی، تو اپنے پورے جسم کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے، کوئی کہنے لگے کہ صاحب! ہم تو پورے جسم کے ساتھ نہیں آتے، پاؤں رکھتے ہیں مسجد میں اور بدن رکھتے ہیں باہر، ہم اپنا سر جھکا دیتے ہیں مگر ہمارا بقیہ جسم باہر رہے گا، یا کوئی نماز کے بارے میں کہے کہ قیام تو سر آنکھوں پر، سو بار قیام کرا لیجئے لیکن جھکنا مشکل ہے رکوع اور سجود

www.abulhasanalinadwi.org

سے ہمیں معاف رکھئے اس میں ہمیں انسانیت کی توہین معلوم ہوتی ہے ہمیں اپنی شکست کا احساس ہوتا ہے، ہمیں اپنی خودی سے دستبردار ہونا پڑتا ہے، تو دوستو ! ایسی عبادت نماز کہلانے کی مستحق نہیں، بلکہ یہ کُفر کا ایک کلمہ اور کُفر کا ایک رویّہ ہوگا۔

آپ مجھے معاف کریں، معلوم نہیں آپ کیا توقع رکھتے ہوں گے کہ میں آپ کو خوشخبریاں دوں، بزرگوں کے واقعات سناؤں، اور ایسی چیزیں سناؤں کہ آپ یہاں سے اور زیادہ مطمئن ہو کر جائیں، ہم مسلمانوں کی کمزوری یہ ہے کہ ہم اطمینان چاہتے ہیں، اپنی زندگی کی تصدیق چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی پر کوئی مہر تصدیق ثبت کردے کہ ہم اس مقدس سرزمین پر ہیں، ہم سے زیادہ کون خوش قسمت ہوگا، ہم یہ سننا چاہتے ہیں کہ مبارک ہو آپ کو اللہ تعالیٰ آپ کو یہاں ہمیشہ رہنا نصیب فرمائے، آپ بڑے خوش نصیب ہیں، لاکھوں اولیاء اللہ اس کی تمنّا کرتے تھے کہ اللہ ہمیں ارض مقدّس تک پہونچا دے ایک اپنے زمانے کے امام الاولیاء، مجاہد اعظم اور مجدّدِ وقت جس کے ہاتھ پر ۴۰ ہزار لوگ مسلمان ہوئے اور جس کے ہاتھ پر براہِ راست بیعت و توبہ کرنے والوں کی تعداد تیس لاکھ سے کم نہیں اور بالواسطہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہونے والوں کی تعداد تو کروڑوں بیان کی جاتی ہے، اس زمانے کے بڑے مبصّر بڑے مصنّف، اور صاحبِ نظر عالم نے یہ لکھا ہے کہ دوسرے

www.abulhasanalinadwi.org

ملکوں میں بھی ایسا صاحبِ[1] کمال اور صاحبِ تاثیر پیدا نہیں گیا' وہ شخص جس کی وجہ سے ہزاروں کو ولایت ملی ہو تو تعجب نہیں' ان کا حال یہ تھا کہ جب وہ آرہے تھے حج کے لئے پہلی بار (اس زمانے میں حج کرنا بڑا مشکل تھا، بادبانی جہاز ہوتے تھے) تو ایک جگہ پر کسی نے کہا کہ وہ رہا جزیرۃ العرب! وہ کھجور کا درخت نظر آرہا ہے! (خدا جانے وہ جزیرۃ العرب کا کون سا حصہ تھا اور جس کی وجہ سے جزیرۃ العرب محبوب و مکرم ہے اس جگہ سے وہ کتنا دور تھا) تو وہ تاب نہ لا سکے وضو سے تھے، سجدے میں گر گئے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا، اللہ کا شکر ہے' کہ اس نے مرنے سے پہلے ہمیں وہ سرزمین دکھا دی ـــــ اسی طرح بہت سے عابدین وزاہدین یہ تمنا کرکے دنیا سے رخصت ہو گئے کہ ہمیں اس جگہ پہونچنا نصیب ہو تو ہم اپنی پلکوں سے وہ زمین جھاڑیں گے، اپنے آنسوؤں سے وہ خاک دھوئیں گے ـــــ تو آپ کہیں گے کہ ہم اس سرزمین میں ہیں' اس لئے ہمیں خوشخبری سنایئے، ہمیں مبارک باد دیجئے اور دعائیں دیجئے کہ ہم یہاں رہیں پھر کیا بات ہے' یہ بے وقت کی شہنائی کیسی؟ ایسی سخت آیت ہمارے سامنے پڑھی گئی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اے ایمان والو! ہمارا معاملہ کسی دنیاوی حاکم و بادشاہ کا نہیں ہے کہ تھوڑا دے دیا، تھوڑا سا ٹیکس ادا کر دیا، اس کی تھوڑی سی بادشاہت مان لی' اس کی بڑائی تسلیم کر لی تو خوش! اس

[1] اشارہ ہے حضرت سید احمد شہیدؒ کی طرف۔ شہادت ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء۔

www.abulhasanalinadwi.org

اور آپ کے سب گناہ معاف، ہماری ذات تو غنی ہے، ہم قوی ہیں، ہم عزیز ہیں، ہم غالب ہیں، ہم اس دنیا کے پیدا کرنے والے ہیں، ہم قسمتوں کے مالک ہیں، ہم تقدیر کے بنانے، بگاڑنے والے ہیں، ہم بیماری اور صحت دینے والے ہیں" قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۤءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۤءُ[1] (اے اللہ، اے سلطنتوں کے مالک، تیرے اختیار میں ہے تو جس کو چاہے سلطنت سے نوازے، اور جس سے چاہے آن کی آن میں پلک جھپکانے میں سلطنت چھین لے) اور تاریخ بتاتی ہے کہ ہزاروں برس کی شہنشاہیاں جن کا ڈنکا بج رہا تھا دنیا میں، جن کا طوطی بول رہا تھا، جن کے والیانِ سلطنت کی ایک نگاہ پڑ جاتا سمجھا جاتا تھا کہ گویا "ھُما" اس کے سر پر بیٹھ گئی، اور وہ جس کے سر پر سے ہو کر اڑ گئی اس کی تقدیر بدل جاتی تھی، مٹی پر ہاتھ رکھ دیں تو سونا ہو جائے، پلک جھپکاتے میں اللہ نے ان کی سلطنتوں کا آفتاب غروب کر دیا، اور ایسا غروب کیا کہ اس کے بعد کبھی طلوع نہیں ہوا روما الکبریٰ کی تاریخ بتاتی ہے گبین (GIBBON) کی کتاب زوال وسقوط روما (DECLINE AND FALL OF THE ROMAN EMPIRE) آپ پڑھ لیجئے کہ وہ کیا سلطنت تھی، کیا شہنشاہیت تھی، کس طرح اس کو زوال ہوا، ساسانی سلطنت کی تاریخ پڑھئے کہ کیسا اس کا ڈنکا بجتا تھا،

---

[1] سورۂ آل عمران - ۲۶

www.abulhasanalinadwi.org

اس کا دُرفشِ کاویانی اور اس کی آتشِ مقدس، ہندوستان کی سرحدوں تک اس کی سلطنت پہونچی ہوئی تھی، اس کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے "فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ"[1] ہم نے اس کو افسانہ پارینہ بنا دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے —— وہ اللہ کہتا ہے کہ صرف اتنا کافی نہیں کہ آپ نماز پڑھ لیجئے، آپ ایک سجدہ کر لیجئے، ایک مرتبہ اللہ کا نام لے لیجئے اور اب آپ سے کچھ نہیں پوچھا جائیگا، نہیں ہماری غلامی میں پورے طور پر داخل ہونا پڑے گا، رزرویشن یہاں نہیں ہے، یہ نہیں کہ "اتنا ہمارا، اتنا آپ کا" یہاں تو سب ہمارا۔ تمہاری دولت ہماری، تمہاری عزت ہماری، تمہاری صحت ہماری، تمہارا بدن ہمارا، تمہارا سر ہمارا، تمہارا دین ایمان ہمارا، تمہاری وفاداریاں ہماری، گویا ساری کی ساری ہمارا حق ہیں کسی کا حق نہیں ہے، ہم جس کی اجازت دے دیں اتنی تم کسی کی اطاعت کرو ورنہ اصل اطاعت ہماری ہے۔

یہ بڑی چونکا دینے والی آیت ہے جو ہم نے آپ کے سامنے پڑھی معلوم نہیں پھر کبھی ملنا ہو کہ نہ ہو، اللہ تعالےٰ عین وقت پر یا کچھ پہلے جو ذہن میں ڈالتا ہے وہی میں کچھ کہہ سکتا ہوں، یہ آیت میرے ذہن میں آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً" داخل ہو

---

[1] سورۂ سبا - ۱۹

www.abulhasanalinadwi.org

صلح میں پورے کے پورے "کَآفَّۃً" کا تعلق دونوں سے ہے یعنی سارے احکام کو مانو اور تم سب مانو۔ ایک نے مانا دوسرے نے نہیں، اور ایک کو مانا دوسرے کو نہ مانا، ایسا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ سب ہمارا ہے ہمیں دے دو، سب ہمارے حوالہ کر دو، عقائد وہ ہوں جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے بتائے ہیں، اس میں ذرّہ برابر فرق نہ ہو، کائنات میں کسی اور کا حکم چلے ایسا نہیں "اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ" یاد رکھو، اس کا کام ہے پیدا کرنا اور اسی کا کام ہے حکم دینا، وہی پیدا کرتا ہے، وہی صحت دیتا ہے، وہی رزق دیتا ہے، وہی طاقت دیتا ہے، وہی دولت دیتا ہے، وہی عزّت دیتا ہے، وہی بیمار کرتا ہے، وہی شفا دیتا ہے، وہی اولاد کا دینے والا ہے، وہی قسمت کا بنانے بگاڑنے والا ہے، اللہ کے متعلق یہ عقیدہ پورا کا پورا ہو کہ اس کی سلطنت میں اس کے اختیارات میں کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی شریک نہیں ہے، نہ انبیاء شریک ہیں، نہ اولیاءؒ اللہ تعالیٰ کو سمجھو کہ وہ قادر مطلق ہے، اس کے یہاں کسی کی سفارش نہیں چلتی، اسی طرح اللہ کے رسول کو مُطاعِ مطلق مانو، قرآن مجید میں ہے کہ جو لوگ اللہ کے رسولؐ کی کچھ بات مانتے ہیں کچھ نہیں مانتے وہ رسولؐ کے مطیع نہیں ہیں، "وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ"[1] کہ کسی مسلمان کو یہ اجازت نہیں کہ

---

[1] سورۃ الاحزاب۔ ۳۶

www.abulhasanalinadwi.org

جب اللہ اور اس کے رسول کا کوئی حکم شرعی معلوم ہو جائے تو اس کو کوئی اختیار باقی رہ جائے اور یہ کہے کہ ہمیں ذرا سوچنے اور غور کرنے کا موقع دیجئے، فوراً ہم جواب نہیں دے سکتے کہ ہم ضرور مانیں گے، نہیں، جب معلوم ہو جائے کہ یہ اللہ کے رسول کا منشا اور فرمانِ ناطق ہے، یہ ان کا قول ہے صحیح طریقہ سے ہم تک پہونچا ہے تو انسان کا اختیار اور آزادی ختم، اب تو وہی کرنا ہوگا جو اللہ کے رسولؐ کہتے ہیں۔

آپ مجھے معاف کریں، میں تو ایک اُڑتی چڑیا ہوں آیا اور اس شجرۂ طوبیٰ پر بیٹھ گیا اور اُڑ گیا، کل ہی یہاں سے خدا کو منظور رہا تو اُڑ جاؤں گا، آپ مجھے یہ نہ سمجھئے کہ میں جاسوسی کرتا ہوں، یا میں یہاں آکر عیب ڈھونڈھتا ہوں، میں یہاں کے مسلمانوں کے حالات سے واقف ہوں، اور زندگی کا جو دھارا بہہ رہا ہے میں اس سے کچھ دور نہیں ہوں، اس لئے میں دیکھتا ہوں کہ عقائد درست ہیں، نمازوں کی پابندی ہے، فرائض کی پابندی ہے، لیکن معاشرہ بالکل بگڑا ہوا ہے، گھر کی زندگی بالکل اسلام سے بدلی ہوئی ہے، وہاں تعیّشات کی باتیں ہیں، وہاں اسراف ہے، حقوق کی پامالی ہے، وہاں بے محل خرچ کرنا اس میں تفریحات کا سامان ہے، وہاں ویڈیو ہے جو دن رات کا مشغلہ ہے، مسجد میں ہم مسلمان، وہاں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن دوستو! مسلمان صرف مسجد میں نہیں ہونا، مسلمان تو روئے زمین کے کسی چپے پر ہو، بر و بحر میں ہو،

www.abulhasanalinadwi.org

اور اگر کبھی خدا چاند پر پہونچا دے (اور اس نے پہونچا یا ہے، انسانوں کو اپنے دیئے ہوئے علم وطاقت کے ذریعہ) وہاں بھی وہ عبد ہے، خدا کا بندہ ہے، یہاں تک کہ تمام علماءِ اُمت کا اتفاق ہے اس پر کہ تکلیف ساقط نہیں ہوتی، پیغمبروں سے بھی تکلیف ساقط نہیں ہوتی، اور تکلیف کا مطلب کیا ہے؟ شرعی پابندیاں اور قرآن کی آیت "وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝"[1] کی تفسیر تمام مفسرین نے یہی لکھی ہے کہ اپنے رب کی بندگی کرتے رہو، جب تک کہ وفات کا وقت نہ آجائے، چنانچہ حضورؐ وفات کے وقت تک نمازوں کی ویسی ہی پابندی کرتے رہے، پوچھتے رہے کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی، کہا گیا، نہیں یارسول اللہ! آپ کا انتظار ہے، فرمایا پانی لاؤ، غسل فرمایا، مگر چلنے کی طاقت نہیں تھی، دو۲ دو مرتبہ تین۳ تین مرتبہ آپؐ نے غسل فرمایا، تیاری کی، نہیں ہوسکا تو فرمایا: "مُرُوا ابا بکر فلیصل بالناس" ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں، پھر آپؐ نے بھی نماز پڑھی اس وقت آپؐ کا مسواک کرنا ثابت، آپؐ کا وصیت کرنا ثابت، آپؐ کا اُمت کو ہدایت دینا ثابت یہاں تک کہ "اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ، اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ" کہتے ہوئے دنیا سے تشریف لے گئے۔

اور آج ہم مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ اگر عقائد درست ہیں تو

---

[1] سورۃ الحجر - ۹۹

www.abulhasanalinadwi.org

عبادات میں خلل ہے اور اگر عقائد وعبادات دونوں درست ہیں تو اخلاق ومعاملات میں بڑی بڑی خندقیں ہیں، یعنی رخنے نہیں، شگاف نہیں، خندقیں ہیں، کھائیاں ہیں، پوری پوری خلیج ـــــــ میں نے قطر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ جتنا خلیج سے واقف ہیں شاید دنیا کے کم لوگ واقف ہوں گے، آپ خلیج کے رہنے والے ہیں، مگر آپ ایک ہی خلیج کو جانتے ہیں اور یہ وہ خلیج ہے جو جَزِیْرَۃُ الْعَرَبْ کو ایران سے الگ کرتی ہے، بیچ میں پانی ہے، میں آپ کو اس سے بھیانک خلیج کی خبر دیتا ہوں وہ خلیج، جو اسلام اور مسلمانوں کے درمیان پڑی ہوئی ہے، اسلام اور مسلمانوں کے درمیان کئی کئی خلیجیں ہیں، عقائد اور عبادات میں خلیج، کتنے لوگ ہیں جو مسلمان ہیں، کلمہ پڑھتے ہیں لیکن نماز سے ان کو کوئی غرض نہیں اور بہت سے ہیں جن کے عقائد وعبادات دونوں درست ہیں، لیکن اخلاق ومعاملات کو وہ فہرست سے بالکل خارج سمجھتے ہیں۔

جھوٹ بولتے ہیں، بے ایمانی کرتے ہیں، ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، ملاوٹ کرتے ہیں، جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی تجارت کو چمکاتے ہیں، کسی کے حق کو ہضم کر لیتے ہیں، مگر ان کو کوئی باک نہیں ہوتا کیونکہ وہ ان سب باتوں کو دین سے خارج سمجھتے ہیں اور کتنے لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ کے

www.abulhasanalinadwi.org

حق کو، گھر والوں کے حق کو پامال کر رہے ہیں، پڑوسیوں سے ان کو کوئی مطلب نہیں، کتنے ہیں جن کی زبان میں نہ سچائی ہے، نہ راستی و صداقت ہے نہ حلاوت و شیرینی ہے۔

ان کے آس پاس کے لوگ شاکی ہیں اور شاکی نہیں تو کم از کم شکر گزار نہیں ہیں، پھر اس کے بعد کتنے ہیں جن کے نزدیک تعلقات میں، سیاسیات میں، خدا کے دوست اور دشمن میں، کوئی فرق نہیں ہے، ان کے نزدیک صالح اور فاسد میں کوئی فرق نہیں، ان کے نزدیک دیندار اور بے دین میں کوئی فرق نہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے "وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ"[1] یہاں "رکون" کا لفظ آیا ہے، اُن کا ساتھ دینا اور حمایت کرنا تو بڑے دور کی بات ہے ان کی طرف تمہارا جھکاؤ اور میلان بھی نہ ہو جنھوں نے ظلم کا شیوہ اختیار کر رکھا ہے، جنھوں نے حد سے تجاوز کیا ہے، جن کے اندر بے اعتدالی پائی جاتی ہے، جن کے اندر حقوق کی پامالی پائی جاتی ہے، جن کے دلوں میں خدا کا خوف نہیں ہے جو دنیا ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں، جو دولت کے پرستار ہیں، جو اقتدار کے پرستار ہیں، جو اپنی بات چلانا جانتے ہیں، یہ سب باتیں "ظَلَمُوْا" کے تحت آجاتی ہیں، یہ آیت ہم میں سے بہت سے مسلمانوں کے لئے شاید

---

[1] سورۃ ہود - ۱۱۳

www.abulhasanalinadwi.org

نئی ہوگی کہ اچھا یہ بات بھی ہے، بہت سخت لفظ ہے "لَا تَرْكَنُوْا" یہ نہیں کہا گیا کہ ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کرو، یہ نہیں کہا کہ ان کے غلام نہ بن جاؤ بلکہ ادنیٰ جھکاؤ بھی نہیں ہونا چاہیئے، ان کی طرف جنھوں نے ظلم کو اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔

کتنے مسلمان ہیں جو اس کو بھی دین کا کوئی شعبہ سمجھتے ہیں، وہ تو کہتے ہیں کہ صاحب! یہ باتیں تو زندگی کی ہیں، یہ باتیں تو دین سے باہر ہیں، آپ دین کی باتیں کیجیے، آپ یہ بتائیے کہ فلاں چیز پڑھنے میں کتنا ثواب ہے، فلاں وظیفہ میں کتنا ثواب ہے، ذکر و تسبیح کا کوئی طریقہ بتائیے کوئی نفل نماز بتائیے، باقی باتوں میں ہم بالکل آزاد ہیں، جو ہماری سمجھ میں آئے گا وہ ہم کریں گے، اس میں اس سے بحث نہیں کہ اس کا ساتھ دینے سے دین کا نقصان ہوگا یا دین کا فائدہ ہوگا، اس کا ساتھ دینے سے دین میں سہولت پیدا ہوگی یا دشواری پیدا ہوگی ان ساری چیزوں کو ہم نے دین کے دائرے سے الگ سمجھ رکھا ہے، میرے بھائیو! ہم تمام چیزوں میں خدا کے بندے ہیں، ہمیں احکامِ اسلام پر چلنا چاہیئے اور اسی کے ساتھ ساتھ ہمیں دیگر مسلمانوں کی بھی فکر رکھنی چاہیئے، اسلام کے غلبہ کے لئے ہم دعا کریں، فکر کریں، کوشش کریں، یہ نہیں کہ ہم تو بڑے عابد و زاہد، اپنی ذات سے ہم بڑے دیندار، شریعت کے پابند، لیکن اسلام کس طرف

www.abulhasanalinadwi.org

جا رہا ہے، مسلمان کس طرف جا رہے ہیں، اِس وقت اسلام پر کیا گزر رہی ہے، اور کیا مسائل مسلمانوں کو درپیش ہیں؛ کن کن ملکوں میں اسلام پہ اِدبار آیا ہوا ہے، کن کن ملکوں میں اسلام آزمائش کے دور سے گزر رہا ہے، اس سے ہمیں کوئی بحث نہیں، حالانکہ "من لم یہتم بأمر المسلمین فلیس منهم" جن کو مسلمانوں کے معاملات کی فکر نہ ہو، وہ مسلمان نہیں، اور "مثل المسلمین فی توادهم وتراحمهم وتعاطفهم کمثل الجسد الواحد اذا اشتکی منه عضو تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمّی" سارے مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں اگر کسی عضو کو تکلیف ہو تو سارے جسم پر بخار چڑھ آئے سارے جسم کو اس کی تکلیف محسوس ہو۔

یہاں اللہ کا فضل ہے، رزق میں فراخی ہے، اللہ مبارک کرے ہمیں بالکل اس پر رشک نہیں۔

لیکن آپ کو اپنے ملک کی بھی فکر کرنی چاہیئے اپنے ملک کے اداروں کی بھی فکر کرنی چاہیئے، ملتِ اسلامیہ جس کے لئے تڑپ رہی ہے اس کی بھی آپ کو فکر کرنی چاہیئے، خواجہ معین الدین چشتیؒ نے جس ملک کی فضا کو گرم کیا اس کراہ کی گرمی آج بھی محسوس کی جا سکتی ہے، اس برّصغیر میں، اس ہندوستان وپاکستان میں، جس کے آپ فرزند ہیں، اس میں آج بھی اگر اللہ کا کوئی

www.abulhasanalinadwi.org

بندہ جائے جس کو خدا نے فہم وادراک عطا فرمایا ہو، وہ محسوس کریگا کہ خواجہ معین الدین چشتیؒ، خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، خواجہ باقی باللہؒ اور وہ داعیانِ اسلام جن کی آہوں کی گرمی اب بھی اس کی فضا میں ہے، اور زمین میں دیکھا جائے تو ان کی آنکھوں سے نکلی ہوئی تری زمین کے اوپر نہیں تو زمین کے اندر نظر آئے گی، ان کی وجہ سے اسلام کا درخت آج بھی موجود ہے، اگرچہ اس کے سامنے نئے نئے مرحلے پیش آرہے ہیں، لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اب بھی وہ درخت باقی ہے، اس سرزمین کی بھی آپ کو فکر ہونی چاہئے کہ آئندہ نسل وہاں کے مسلمانوں کی اسلام پر قائم رہے گی یا نہیں؟ آپ نے اگر اپنی اولاد کے لئے کوئی منصوبہ بنا رکھا ہے، آپ نے ان کے لئے کوئی فضا سازگار کر رکھی ہے، مبارک، ہم اس میں کچھ نہیں بولتے، کوئی دخل نہیں دیتے، مگر آپ جہاں سے آئے ہیں، جہاں آپ کے اعزّہ ہیں، جہاں آپ کے خاندان کے افراد ہیں، جہاں آپ کی پیدائش ہوئی ہے، اس سرزمین کو بھی نہیں بھولنا چاہئے ــــــ میں کسی مدرسہ کے چندہ کے لئے نہیں آیا، کوئی خدا کا بندہ کچھ کہے گا بھی تو میں اس وقت بالکل توجہ نہیں کروں گا ــــــ خدا کا شکر ہے، اللہ رازقِ حقیقی ہے، جو آپ کو رزق پہونچاتا ہے یہاں، وہی وہاں بھی رزق پہونچاتا ہے، اور وہ اس پر قادر ہے کہ

www.abulhasanalinadwi.org

آپ سے زیادہ رزق دے، اور اس نے یہ کر کے دکھایا ہے، اور سو بار کر کے دکھایا ہے، تو میں اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ کو کسی ادارے یا کسی تنظیم کی طرف متوجہ کروں، لیکن آپ کو وہاں کی ملّت اسلامی کی، ہم وطنوں کے آئندہ نسلوں کے ایمان کی فکر ہونی چاہیئے کہ وہاں کیا کیا خطرے پیدا ہو رہے ہیں کس کس طرح ان کا ایمان خطرے میں پڑ رہا ہے، وہاں کیا کیا پروگرام چل رہے ہیں، رامائن کا سیریل کئی مہینہ تک چلتا رہا خود عینی مشاہدہ کرنے والوں نے مجھ سے پٹنہ میں بتاتے ہوئے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ رحل پہ قرآن شریف رکھے ہوئے ہیں، اُن میں کچھ کھلے ہوئے ہیں کچھ بند ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ ابھی لڑکے پڑھ رہے تھے، ارے بھئی لڑکے کہاں گئے؟ آج جمعہ تو نہیں ہے، آج تو اتوار کا دن ہے آخر لڑکے ہیں کہاں؟ تو کسی نے کہا کہ رامائن دیکھنے گئے ہیں، یہ اس بہار کے شہر پٹنہ کا واقعہ ہے، جس نے ملّا محب اللہ بہاری جیسا رأس العلماء، استاذ العلماء اور امام العلماء پیدا کیا، کتنے اولیاء اللہ پیدا کئے۔

تو آپ کو تھوڑی بہت اپنے ملک کی فکر ہوتی چاہیئے اور وہ فکر، میں معاشی و مالی فکر نہیں کہتا، آپ کو ذہنی فکر ہونی چاہیئے آپ کے دل میں درد ہونا چاہیئے کہ آئندہ نسل اسلام پر قائم رہے گی یا نہیں، جس سرزمین نے ایسے ایسے مجدّدین پیدا کئے جن کا فیض ہندوستان ہی

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں ہندوستان کے باہر تک پہونچا، میں تاریخ کے حوالے سے کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ کا فیض ترکی تک پہونچا، آج بھی ترکی میں اُن کے سلسلے کے لوگ موجود ہیں، مولانا خالد رومیؒ دہلی کا سفر کر کے گئے انھوں نے اپنا واقعہ لکھا ہے کہ مکہ میں ہندوستان سے آئے ہوئے قافلہ سے میں نے حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ کا حال پوچھا دہلی کے لوگ تھے، انھوں نے لاعلمی ظاہر کی، مجھے تعجب ہوا اتنا بڑا الشیخ وقت، مُربّی روحانی، اس سے یہ لوگ ناواقف ہیں، اس کے بعد وہ سفر کر کے دہلی آئے، اور پھر حضرت شاہ غلام علی صاحب کی مدح میں انھوں نے عربی وفارسی میں قصیدے کہے مولانا رومی علّامہ شامی کے استاد تھے، اس لئے ان کا نام سن کر حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ محدث دہلوی جو اس زمانہ کے مسند الہند، استاد العلماء اور امام وقت تھے، ان سے ملنے گئے تو حضرت شاہ ابوسعید صاحب (جو شاہ دہلوی کے شاگرد تھے) نے کہا کہ ہمارے شہر کے سب سے بڑے عالم آپ سے ملنے آئے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ اُن سے ہمارا سلام کہنا، میں جس مقصد سے آیا ہوں اس کو پہلے حاصل کر لوں، تزکیۂ نفس میرا ہو جائے تو میں خود ہی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں گا ــــــ خیر ــــــ اس کے بعد جب تکمیل روحانی کرا کر وہ واپس گئے ہیں اپنے ملک کی طرف، تو حالت

www.abulhasanalinadwi.org

یہ ہوئی کہ عراق میں مور و ملخ کی طرح اور شمع پر پروانوں کی طرح سیکڑوں کی تعداد میں علماء و عوام گرے کہ ہمیں اللہ کا نام سکھائیے، ہمیں نماز پڑھنا بتائیے، ہمارے اندر روحانیت پیدا ہو اور احسان کی کیفیت پیدا ہو تو مولانا رومیؒ جو ترکی و شام کے سب سے بڑے عالم تھے وہ نماز پڑھنا سیکھنے کے لئے دہلی گئے، یہ وہ ملک ہے، اس ملک کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

تو میرے بھائیو! ایک تو یہ کہ دین کے کامل ہونے کا پہلو آپ اپنے ذہن میں رکھیں، اس میں عقائد بھی ہیں، ایک ایسا عقیدہ جو شرط ہے اسلام کے لئے اس سے انحراف ارتداد کے مرادف ہے، عبادات و فرائض کی پابندی کیجیئے ایسا نہ ہو کہ آپ یہاں رہیں، اس کے باوجود نماز کی پابندی نہ ہو، اس سے بڑھ کر بدنصیبی کیا ہو سکتی ہے، پھر اس کے ساتھ آپ کی تہذیب و معاشرت بھی اسلامی ہو، یہ نہیں کہ آپ رہیں سرزمین مقدس میں اور آپ کے گھروں میں ہر وقت (T. V.) چل رہا ہو، نمازوں کے اوقات میں لڑکے وہ دیکھ رہے ہوں۔

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" (اور لوگوں میں بعض ایسے ہیں جو بیہودہ حکایتیں خریدتے ہیں تاکہ لوگوں کو بے سمجھے خدا کے راستہ سے گمراہ کریں۔ سورۂ لقمان۔ ٦)

www.abulhasanalinadwi.org

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صرف نام لینا رہ گیا ویڈیو اور ٹی وی کا، قرآن تو عربی زبان میں ہے، اس میں انگریزی کا لفظ کیسے آتا؟ عقل کی بات نہیں تھی، لیکن قرآن کا اعجاز معلوم ہوتا ہے کہ آج سے چودہ سو برس پہلے جو کتاب نکلی، اگر میں مسجد میں بیٹھ کر کہوں کہ اس میں ٹی وی اور ویڈیو کا ذکر ہے تو میں غلط نہیں کہوں گا، اس لئے کہ قرآن میں کہا گیا "مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ" جو لوگ عربی کی بلاغت سے واقف ہیں، اور اس کی زبان کا صحیح ذوق رکھتے ہیں اہلِ زبان کی طرح، اور محض اللہ کا شکر و انعام ہے کہ ہمیں اسی حجاز ویمن کا فیض پہونچا ہے کہ ہم اس قابل ہوئے، ہمارے استاد عرب تھے، ہم نے ساری عربی عربوں سے پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! تو ہم "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" کا لطف لے رہے ہیں، ہمارا عربی کا ذوق "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" کے دائرے کی وسعت کو دیکھ رہا ہے، میں اس لفظ کا ترجمہ نہیں کر سکتا حالانکہ لکھنؤ کا رہنے والا ہوں، میں اقرار کرتا ہوں کہ میں لَهْوَ الْحَدِيْثِ کے ترجمہ کا حق ادا نہیں کر سکتا ـــــــ اس کے معنی ہیں باتوں کا کھیل، اب بتائیے ـــــــ ریڈیو اور ویڈیو وغیرہ میں کیا ہے، اگر یہ ہوتا کہ بہت سے لوگ ہیں جو کھیل کو پسند کرتے ہیں، کھیل خریدتے ہیں تو

www.abulhasanalinadwi.org

اس میں ویڈیو اور ٹی وی نہ آتا ______ مگر باتوں کا کھیل کہا گیا، یہ وہ ہے جو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ قرن اول، قرن ثانی، قرن ثالث، قرن رابع، اور پانچویں، چھٹی، ساتویں، آٹھویں یہاں تک کہ میں کہوں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا ذہن بھی یہاں تک نہیں گیا ہوگا، (یعنی ویڈیو اور ٹی وی کی طرف) یہ قرآن کا معجزہ ہے حدیث کا لہو، باتوں کا کھیل، اور وہ کیا ہے، یہ ویڈیو کا پروگرام، ٹی وی کی بولتی تصویریں، یہ ویڈیو، یہ رکارڈ جو سنے جاتے ہیں، سب "لَهْوَ الْحَدِيثِ" ہیں، آج سے چودہ سو برس پہلے جب یہ سب چیزیں ایجاد ہونا تو درکنار، کسی نے خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا، اس وقت کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا، اس وقت اللہ کی کتاب نے کہہ دیا، بہت سے لوگ ہیں جو "لَهْوَ الْحَدِيثِ" خریدتے ہیں۔

میرے عزیزو! آپ کو کم از کم اپنے گھروں کی حفاظت کرنی چاہیئے، اور یہ سمجھنا چاہیئے کہ عقائد میں بھی ہم کو پورا مسلمان ہونا چاہیئے عبادات میں بھی پورا مسلمان ہونا چاہیئے، اور یہاں نہ ہوئے تو ہم کہاں ہوں گے اس کے بعد میں یہاں تک کہتا ہوں (مجھے معاف کریں آپ حضرات) آپ جب چھٹیوں میں یا کسی زمانے میں ہندوستان اپنے وطن جائیں تو غیر مسلم پہچان جائیں کہ بھائی معلوم ہوتا ہے کہ

www.abulhasanalinadwi.org

یہ لوگ ہندوستان میں نہیں اس سے کسی بہتر فضا میں رہ کر آئے ہیں، ان کی صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ نور ٹپک رہا ہے، ان کی باتوں سے شہد ٹپک رہا ہے، ان کی نگاہوں سے حرمت اور احترام ٹپک رہا ہے، معلوم ہوتا ہے، کہ یہ عرب سے آئے ہیں، یہ ہونا چاہیئے، نہ یہ کہ دور سے دیکھ کر آدمی کہے کہ ان کے پاس بڑا قیمتی بریف کیس ہے، لگتا ہے کہ عرب سے آئے ہیں، اور پیچھے پڑ جائیں لوگ، کہ کہیں سے اڑا لینا چاہیئے، اس میں ہزاروں لاکھوں روپئے کی رقم ہوگی، آپ بریف کیس اور لباس سے نہ پہچانے جائیں، بلکہ آپ پہچانے جائیں اپنی صورتوں سے، سجدہ کے نشانوں سے، چہرہ کی نورانیت سے، الفاظ کی حلاوت سے، خیر خواہی سے، سنجیدگی و متانت سے اور تہذیب سے، آپ سے آپ کے گھر والے متأثر ہوں، آپ جتنے دن رہیں اپنے گھروں میں (خدا مبارک کرے) ان دنوں میں ان گھروں کی فضا بدل جائے اگر قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی تھی تو ہونے لگی، وہاں اگر بہت سی سنتیں متروک تھیں تو شروع ہو جائیں، وہ لوگ آپ سے شرمائیں، اور کہیں کہ بھائی! جدّہ کے لوگ آئے ہیں، مکہ کے لوگ آئے ہیں، مدینہ کے لوگ آئے ہیں، دیکھو ریڈیو نہیں بجنا چاہیئے، ٹی وی یہاں نہیں ہونا چاہیئے، چہ جائے کہ

لوگ کہیں (ارے بھائی مکہ مدینہ کے لوگ آئے ہیں، وہاں بہت ہوتی ہے، ان کو دکھاؤ ان کے زمانے میں تو اور ہونا چاہیئے) یہ بڑی بے حرمتی ہے اس جگہ کی، آپ کی وجہ سے وہ چیزیں بند ہوجانی چاہئیں، آپ کے جانے سے ان لوگوں کو شرم آنی چاہیئے کہ اب موقع نہیں رہا۔

آپ جب جائیں تو جس طرح روشنی تاریکی کو چیرتی ہے، اور چیرتی ہوئی چلی جاتی ہے، آپ کی صورتیں وہاں کے بحر ظلمات میں روشنی کا کام دیں، آپ کی زندگیوں میں یہیں انقلاب آنا چاہیئے وہاں جانے سے پہلے آپ کے اندر تبدیلیاں آنی چاہئیں۔

آپ جانتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے درمیان تین چار برس کے عرصہ میں جتنی کثرت سے لوگ مسلمان ہوئے، امام زہریؒ جو سید التابعین ہیں ان کا قول ہے کہ مکہ معظمہ کے تیرہ ۱۳ برس کے قیام میں اور مدینہ طیبہ کے دس ۱۰ برس کے مبارک قیام میں، اتنی کثرت سے لوگ مسلمان نہ ہوئے، اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے راستہ کھل گیا۔ اور بے تکلف قریش آنے لگے مکہ معظمہ اپنے عزیزوں کے یہاں اب ان کی جتنی راتیں گزرتیں ان کو دیکھ کر مکہ والے حیران تھے

www.abulhasanalinadwi.org

—— اور کہتے کہ ان کا تو عالم ہی دوسرا ہے، یہاں راتوں کو لوگ اٹھتے ہیں، یہاں تو بچے بھی اٹھتے ہیں، ان کے یہاں تو جھوٹ بولنا گیا، کوئی لغو بات کرنا نہیں جانتا، ہر وقت اللہ رسولؐ کی باتیں ہوتی ہیں یہاں تو اتنا ایثار ہے کہ مہمان کے لئے تھپکا کر بچّوں کو بھوکا سلا دیتے ہیں، بس وہ مسلمان ہونا شروع ہوئے، کیونکہ انھوں نے اسلام کا نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

حضرات! آپ لوگوں کے ذریعہ بھی آپ کے ملکوں میں اسلام پھیلنا چاہئے، یہاں سے آپ اگر مراسلہ اور رابطہ قائم کریں تو یہی اثر دیں، خود جائیں تو پورے طور پر اثر ڈالیں ان لوگوں پر کہ آپ اس جگہ سے آئے ہیں، اپنے ساتھ برکتوں کا خزانہ لے کر آئے ہیں۔

اب میں اس سے زیادہ طول دینا نہیں چاہتا آپ اس آیت کو اپنے دل پر نقش کرلیں "یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً"

اے ایمان والو! خدا کے ساتھ صلح کرنے میں پورے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے نقشہائے قدم کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، دیکھئے یہاں نقش قدم (واحد) استعمال نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

کیا گیا، بلکہ خطوات الشیطان جمع کا صیغہ لایا گیا، معلوم ہوا کہ اس کے بہت سے نقش قدم ہیں، اس میں وُسعت آگئی، خواہ اعتقادی چیزیں ہوں، خواہ عملی چیزیں ہوں، خواہ اخلاقی چیزیں ہوں خواہ تہذیبی چیزیں ہوں، خواہ سیاسی چیزیں ہوں سب اس میں شامل ہیں اور اس بات کا آپ خیال رکھیں کہ آج اگر ہمارے مسلم معاشرہ میں یہ باتیں ہوتیں تو وہ خرابیاں پیش نہ آتیں جو بہت سی جگہ پیش آرہی ہیں کہ کوئی فرق نہیں ہے صالح اور غیر صالح میں، دین دار اور بے دین میں، شریعت پر چلنے والے اور نہ چلنے والے میں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے، یہاں کا رہنا قبول فرمائے، اس کی برکتوں سے مالا مال کرے، اور آپ کی برکتوں سے فیض پہونچے آپ کے ملکوں میں، جہاں سے آپ آئے ہیں، جن کا حق آپ پر قائم ہے اور قائم رہے گا، چاہے آپ یہیں کے ہو جائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

www.abulhasanalinadwi.org

مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کے قلم کا ایک تازہ اہم شاہکار

تہذیب و تمدّن پر اسلام کے اثرات و احسانات

جس میں بڑے واضح اور متعیّن انداز سے انسانی تہذیب و تمدّن پر اسلام کے عظیم و ناقابلِ فراموش احسانات اور دُور رس و دیرپا نقوش و اثرات سے پوری علمی و تاریخی دیانت، فکری و تحقیقی متانت اور ایمانی حکمت و فراست کے ساتھ بحث کی گئی ہے اور ایک پھیلے ہوئے تاریخی موضوع کو دس نکات میں سمیٹ کر گویا دریا کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دُنیا کو اسلام کے عظیم عطیات میں عظمتِ انسانی اور عورتوں کے حقوق کی بحالی، توحید کے عالمی اثرات، علم و عقل کی ہمت افزائی، عالمی اُخوت و مساوات دین و دنیا کی وحدت اور ایک صالح عالمی تمدّن پر خصوصی روشنی ڈالی گئی ہے۔

- ایک تاریخی جائزہ جو عصری مشکلات و مسائل کا اسلامی حل ہے۔
- دنیا کے ایک بڑے مذہب (اسلام) کے عالمگیر اثرات کی نشاندہی جو مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کے لئے قابلِ غور و فکر ہے۔
- ملتِ اسلامیہ کے لئے لمحۂ فکریہ اور دنیا کی رہنمائی کے لئے سرگرم عمل ہونے کی مخلصانہ دعوت
- انسانیت کے حال و مستقبل اور اسلام سے تعلق رکھنے والے ہر مخلص اور جویائے حق انسان کے لئے ایک نایاب تحفہ

اعلیٰ کتابت، آفسٹ طباعت قیمت اعلیٰ اڈیشن ۔/ ۔ عام اڈیشن ۔/ عربی ۔/ ۔ انگریزی کا
صرف قیمت کتاب پیشگی بھیجنے والوں کو کتاب مصارف ڈاک کی رعایت کے ساتھ رجسٹرڈ بھیجی جائے گی۔

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ
(ندوۃ العلماء)

www.abulhasanalinadwi.org

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ کی ایک اہم تقریر:

اسلامی بیداری کی لہر پر ایک نظر

بے لاگ جائزہ ـــــ مخلصانہ مشورہ

- جس میں اسلامی بیداری کے مبارک مقصد ـــــ جو بڑی ذمہ داری اور بڑی نازک و اہم امانت ہے ـــــ کی خاطر جد و جہد میں مصروف افراد اور جماعتوں کے لئے کارآمد و مفید مشورے دیئے گئے اور راہ نما اصول بیان کئے گئے ہیں۔
- جس کے مطالعہ سے اسلامی بیداری کو صحیح رُخ دینے، دینی و اصلاحی کوششوں کو زیادہ مفید اور نتیجہ خیز بنانے میں مدد مل سکتی ہے ـــــ اور
- امّتِ مسلمہ کو ـــــ خاص طور سے اسلامی ممالک میں، جہاں بیداری کی تحریکیں زیادہ سرگرم ہیں ـــــ مثالی اسلامی زندگی کے حقائق، اس کے پیغام اور اس کے مقام و منصب سے قریب تر کیا جا سکتا ہے۔

عمدہ کتابت، آفسٹ طباعت، صفحات ۴۸ قیمت پانچ روپے۔

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام بکس ۱۱۹ پوسٹ **لکھنؤ**

(ندوۃ العلماء)

www.abulhasanalinadwi.org

انسانیت کے محسنِ اعظم

اور

شریف و متمدن دنیا کا اخلاقی فرض

اس انگریزی مقالہ کا اصل اردو متن جو ۲۲ر اگست ۱۹۸۹ء کو اسلامک اسٹیڈیز سنٹر آکسفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ میں پڑھا گیا، اور ۲۶ر اگست کو لندن کے بین الاقوامی اسلامک سنٹر پارک روڈ میں مختلف ملکوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے ایک عظیم مجمع کے سامنے عربی، اردو تقریروں اور تشریح و ترجمانی کے ساتھ پیش کیا گیا۔

از

مولانا ابوالحسن علی ندوی

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org